سوال

فاتحہ کے بعد سکتہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

فاتحہ کے بع امام کے وقوف کا کیا حکم ہے تاکہ مقتدی فاتحہ پڑھ لے اور اگر امام یہ وقفہ نہ کرے تو پھر مقتدی کس وقت سورۃ فاتحہ پڑھے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!
الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

اس بات کی کوئی صحیح دلیل نہیں ہے جس سے معلوم ہو کہ جہری نمازمیں امام کو سکتہ کرنا چاہیئے تاکہ مقتدی فاتحہ پڑھ سکے مقتدی کو چاہیئے کہ امام کی قرات سکتات میں فاتحہ کو پڑھ لے اور اگر امام سکتہ کرتا ہی نہ ہو تو مقتدی کو چاہیئے کہ وہ سری طور پر فاتحہ لے خواہ امام قرات کر رہا ہو پھر فاتحہ پڑھنے کے بعد امام کی قرات کو سننے کے لئے خاموش ہو جائے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے :

((لاصلوۃ لمن لم یقرا بفاتحۃ الکتاب)) (صحیح بخاری)

"جو شخص سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی ۔"

نیز آپ نے فرمایا تھا کہ شاید تم امام کے پیچھے پڑھتے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا جہ ہاں آپ نے فرمایا :

((لاتفعلوا الا بفاتحۃ الکتاب ٗفانہ لاصلوۃ لمن لم یقرابہا))

(مسند احمد ٗسنن ابی داوٗد ٗابن حبان ، اس کی سند حسن ہے)

"سورۃ فاتحہ کے سوا اور کچھ نہ پڑھو کیونکہ جو سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی ۔"

یہ دونوں حدیثیں حسب ذیل ارشاد باری تعالیٰ :

وَإِذا قُرِئَ القُرءانُ فَاستَمِعوا لَهُ وَأَنصِتوا لَعَلَّكُم تُرحَمونَ ٢٠٤ ... سورة الاعراف

"اور جب قرآن پڑھا جائے تو توجہ سے سنا کرو اور خاموش رہا کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے ۔"

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی تخصیص کر رہی ہیں کہ :

(انما جعل الامام لیوتم بہ فلا تختلفوا علیہ فاذا کبر فکبروا واذا قراء فانصتوا) (صحیح مسلم)

"امام اس لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے لہذا امام سے اختلاف نہ کرو جب امام اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو اور جب وہ قرات کرے تو تم خاموش رہو ۔"

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ اسلامیہ]

ج1ص509

محدث فتویٰ